Gohar e tehqeeq گوہر تحقیق
گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی بہاولپور
Year 2022; Vol 01 (Issue 02)
PP. 01-05 https://journals.gscwu.edu.pk/

ڈاکٹر محمد اشرف کمال
پروفیسر گورنمنٹ کالج بھکر

Dr. Muhammad Ashraf Kamal
Prof, Government College Bhakkar

ایلف شفق کے ناول "محبت کے چالیس چراغ": اردو ترجمہ

Aalif Shafaq's Novel “Mohabbate Ke Chalis Chirag”: Urdu Translation

Abstract:

“Mohabbate Ke Chalis Chirag” is actually a novel by Elif Shafak, a Turkish author. History, philosophy and Sufiism are her favorite subjects. The novel revolves around the love of Maulana Rumi and Shah Shams. It has been translated into more than 30 languages. It was translated into Urdu by Huma Anwar. The quality of translation is to use it which such skill and dedication that nowhere does it feel that it has been translated from another language into Urdu. And the translator should keep all the skills of translation in front of kim, this effort is seen in Huma Anwar’s translation due to which this translation has the status of original for Urdu language. Nowhere in this translation, the readers do not have any problem with regard language and smoothness.

Key words: Translation, Ishq, Sufism, Rumi, Shams Tabriz, Hijr, Matching, Language, Civilization, Ideas, Transfer.

ایلف شفق (Elif Shafak)(25 اکتوبر 1971)) انگریزی اور ترکی دونوں زبانوں میں لکھتی ہیں۔ انھوں نے گیارہ ناول لکھے ہیں۔ ان ناولوں میں سے محبت کے چالیس اصول کو زیادہ شہرت ملی۔ اس نے گلوبل اور ثقافتی سیاست پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ تارکین وطن، تاریخ، فلسفہ اور صوفی ازم ان کے پسندیدہ موضوعات ہیں۔ انھوں نے حقوقِ نسواں کی بھی بات کی۔ ثقافتی تحفظ اور شناخت کے مسئلے کو بھی اجاگر کیا۔ اس کا ناول The Forty Rules of Love 2009 میں انگریزی میں شائع ہوا۔ یہ ترکی میں Ask کے نام سے شائع ہوا تھا۔ پاکستان میں اس ناول کا ترجمہ 2017ء میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔ اس ترجمہ کو اردو میں بہت پسند کیا گیا۔ یہ ناول پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔

اس کی زبان اور اس انداز بیان خوب ہے جو پڑھنے والوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے۔

ترجمہ نگار نے ترجمہ کرتے وقت انساف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کے اسلوب اور اثر کا خاص خیال رکھا ہے۔(1)

ترجمہ دراصل ایک اہم ذمہ داری ہے ایک ایسی ذمہ داری جسے صحیح طور پر نبھانا بہت مشکل کام ہے۔ایک منجھے ہوئے ترجمہ نگار کو بیک وقت دونوں زبانوں میں پوری مہارت کے ساتھ لسانی اور تہذیبی استعداد رکھتے ہوئے ترجمہ نگاری کا فریضہ سرانجام دیناہوتا ہے۔

"یہ دوزبانوں ہی نہیں بلکہ تہذیبوں کے درمیان بھی پل کا کام کرتا ہے۔"(2)

ترجمہ صرف لفظوں، محاوروں، ترکیبوں اور حرفوں کا تبادلہ یا خیالات کو منتقل کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک تہذیبی اور تاریخی عمل ہے جسے یکسوئی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ترجمہ دراصل ای سافن ہے کہ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں کیا جاتا ہے تو اس میں نہ صرف زبان بلکہ تہذیب کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔(3)

ترجمے کا عمل خیال کے ساتھ ساتھ ان کیفیات کو بھی سامنے لانے کا کام کرتا ہے جو کہ لفظوں سے ماوراہیں۔ تخلیقات کو ترجمہ کرنا

عام تحریر کو ترجمہ کرنے کی نسبت ذرازیادہ مشکل کام ہوتا ہے۔

"تخلیق اور اس کا ترجمہ دونوں تخیل سے وابستہ ہیں جس طرح فنکار اپنی قوت متخیلہ سے تخلیق کو جنم دیتا ہے اسی طرح مترجم اپنی قوت متخیلہ سے اس تخلیق کو ترجمے کا لباس عطا کرتا ہے۔۔۔اگر دونوں کی قوت متخیلہ میں ناہمواری پیدا ہو گئی تو اس تخلیق کا ترجمہ معیاری نہیں رہ جائے گا۔"(4)

تخلیق اور اور اس کا ترجمہ دونوں کا تعلق تخیل سے ہے۔فنکار اپنے خیال اور قوت متخیلہ سے تخلیق کو سامنے لاتا ہے اسی طرح مترجم اپنی قوت متخیلہ سے اس تخلیق کو ترجمے کا لباس عطا کرتا ہے۔

اس کتاب کی مترجم ہما انور نے کوئی انیس سے زیادہ کتابوں کے اردو میں ترجمے کیے۔ جن میں ترکی، برازیلی، کنیڈین اور جاپانی ادب کی زبانوں کے تراجم شامل ہیں۔

ترجمہ نگاری ایک کام نہیں بلکہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے ادا کرنے کے لیے ایک مستقل مزاج اور دونوں زبانوں پر دسترس رکھنے والے مترجم کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر یہ ترجمہ کسی ادبی کتاب یا ناول کا ہو تو اس کے لیے مصنف اور مترجم کا تخلیق کار ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔بقول مستنصر حسین تارڑ: ترجمہ دراصل کسی ایک بوتل سے خوشبو کو دوسری میں منتقل کرنے کا نام ہے جو کہ بہت احتیاط کا کام ہے۔(5)

اس ناول کو اردو میں ڈھالتے وقت کئی باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ جذبات، احساسات، حقائق اور جیسا کہ مصنف نے کہانی کو پیش کیا ہے اسے بڑی حد تک اس ترجمے میں پورا کیا گیا ہے۔اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ اسے شاید اردو ہی میں لکھا گیا ہو۔

نعیم اشرف نے اس کا ترجمہ عشق کے چالیس اصول کے نام سے کیا ہے۔جو کہ قسط وار ایک میگزین کے لیے کیا گیا تھا۔

اس ناول کا ایک اور ترجمہ ابولفرح ہمایوں نے کیا ہے۔

ان تراجم کے حوالے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ دراصل اس کا موضوع ہی ایسا ہے جو سب کے لیے کشش رکھتا ہے۔اور پڑھے جانے کے لائق ہے۔

اس کے جو دو تراجم سامنے ہیں وہ "عشق کے چالیس اصول" اور "چالیس چراغ عشق کے" کے ناموں سے شائع ہوئے ہیں۔ہے۔ پہلا ناول زیادہ پڑھا گیا اور زیادہ مقبول ہوا۔(6)

اس ناول میں محبت کے حوالے سے چالیس چراغ یا اصول پیش کیے گئے ہیں اس میں چالیس کا ہندسہ اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔م کے حرف کے اعداد بھی 40ہیں۔

چالیس کے عدد کی اہمیت کئی حوالے سے بنتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بھی کہ انھوں پہاڑ پر جو وقت گزارا وہ بھی اتنے ہی دن تھا۔ (خروج 24 باب 18 آیت)؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آزمایا گیا تو ان کی آزمائش کا عرصہ بھی 40 دن ہی تھا۔ یسوع کی آزمائش چالیس دِنوں تک ہوئی (متی 4 باب 2 آیت)؛ (7)

اسی طرح نبی آخر الزمان رحمۃ اللعالمین پہ جب وحی نازل ہوئی تو ان کی عمر چالیس سال تھی۔

اس ناول کے ترجمے میں خیال رکھا گیا ہے کہ اس کی کہانی، کو ایسے بیان کیا جائے کہ عشق کی داستان کی شکل میں روحانی سلسلہ بھی مد نظر رہے۔ رومی کا کردار اور شمس تبریز کی شخصیت بھی نکھر کر سامنے آئے اور کہانی کا کہانی پن بھی بر قرار رہے۔

اس ناول میں دو صدیوں کی کہانی کو جس طرح جوڑ کر آپس میں ملایا گیا ہے وہ ناول نگار کی فنکارانہ خلاقی ہے۔

اس کی کہانی کو ترجمہ کرتے وقت دو زمانی دھاروں میں یوں بیان کیا گیا کہ تیرھویں صدی عیسوی اور اکیسویں صدی کا فرق مٹ جاتا ہے۔۔

ترجمہ نگار نے اس ترجمے میں کامیاب ترجمہ کرنے کے لیے بڑی محنت اور دقت نظر سے کام لیا ہے۔

اس ناول میں عشق کی سرمستی اور مولانا رومی اور شاہ شمس تبریز کی خلوت پسندی اور چلہ کشی کو بھی صحیح معنوں میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی شخصیت کا سحر اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ (8)

ایلف شفق کا ناول The Forty Rules of Love مولانا رومی اور شاہ شمس کے عشق کے گرد گھومتا ہے۔ اس میں مرکزی نکتہ یہ ہے کہ شاہ شمس نے کس طرح محبت سے کام لیتے ہوئے رومی جیسے صوفی کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔

شاعری کو ترجمہ کرنا بہ نسبت ناول کو ترجمہ کرنے کے ایک آسان کام ہو سکتا ہے کیونکہ مصرعوں کی صورت میں خیال کو ایک زبان سے دوسری زبان میں ڈھالنا ہوتا ہے مگر ناول کا ترجمہ دراصل اس کے پلاٹ، قصہ، کردار، مکالموں اور منظروں کا ترجمہ ہوتا ہے جسے عام قسم کی نقالی کے ذریعے ایک زبان سے دوسری زبان میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی زبان، روزمرہ اور محاورات کی علیحدہ سے ڈکشنری بنا کر اسے ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ ناول جس اسلوب میں لکھا گیا ہے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے زبان کی انگلی تھامے خیال کو ایک زبان کے لفظوں سے دوسری زبان کے لفظوں میں ڈھالنا پڑتا ہے۔ اسی لیے ناول کا ترجمہ کافی مشکل کام ہے۔ ایسا ترجمہ کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے جو کہ سادہ اسالیب میں ہو اور جس کی آسان تفہیم ممکن ہو سکے۔ اس ناول میں بھی ترجمہ نگار نے عشق کی کیفیات اور اصطلاحات کو مد نظر رکھتے ہوئے قدیم اور جدید دونوں زمانوں کو یوں پیش کیا ہے جیسا کہ مصنف کی منشا یہی ہو۔

اس ناول کی بنیاد تصوف پہ رکھی گئی ہے۔ اس کی مرکزی کردار ایلا ہے جو کہ امریکی ریاست سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی زندگی شاہ شمس تبریز اور مولانا رومی کے بارے میں لکھے گئے ایک مسودے کی وجہ سے بدل جاتی ہے۔ وہ جب ناول کا مسودہ پڑھتی ہے اسے یہ علم نہیں تھا کہ یہ ایسی کتاب ثابت ہوگی جو کہ اس کی زندگی کو بدل کر رکھ دے گی۔ مصنف کا نام 'اے زی ظہارا' لکھا گیا تھا۔ کہ اس نے ناول لکھنے کے لیے نہیں بلکہ مولانا رومی کی شام شمس تبریز سے محبت کی وجہ سے یہ کتاب لکھی ہے۔ ایلا چالیس سال کی عمر تک اپنی زندگی میں کچھ نہ کر پائی تھی۔ اسے شمس تبریز کے کردار میں دلچسپی پیدا ہوئی۔

ایک کردار کیرا کا ہے جسے رومی نے بارہ سال کی عمر میں لے پالک بنایا۔ جو کہ رومی کے بعد اس کی کتابیں جھاڑ پونچھ کے رکھنا چاہتی ہے مگر وہ سامنے آکر اسے منع کر دیتا ہے۔ مولانا رومی کہتے کہ کوئی سونے کی بوریاں بھر کے دے تب بھی اسے بدلے میں اپنی کتابیں نہ دوں۔

مسودے کے حوالے سے ایلا عزیز اے ظہارا سے ای میل کے ذریعے مسلسل رابطہ رکھتی ہے، ان کے تعلق اور عشق سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔ وہ اسے میرے محبوب عزیز لکھنے لگتی ہے۔ جب کہ وہ دونوں مختلف ٹائم زون میں رہنے والے انسان تھے۔ ایلا خود کو اب توانا محسوس کرتی تھی۔

وہ اسے پوچھتی ہے کہ کیا وہ شمس ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شمس کے مساوی ہو سکتا ہے کوئی موجود ہو مگر اسے وہی پہچان سکتا ہے جو کہ رومی ہو۔

محبت کے چالیس اصول جس خوبصورتی سے بیان کیے گئے ہیں اور اسی خوبصورتی سے اردو میں ترجمہ بھی کیے گئے ہیں۔

ناول نگار ایلف شفق نے کمالِ مہارت سے پورے ناول کی کہانی کو بنا ہے۔

ناول نگار ایک مشاق کہانی لکھنے والے کی طرح کہانی کے تانے بانے بنتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ کوزہ گر مٹی سے اپنے مطلب کی نئی نئی چیزیں بناتا ہے۔(9)

ایلف شفق ایک ماہر مصور کی اپنے ذہن میں موجود مناظر کی عکاسی کرتی چلی جاتی ہیں اور کرداروں کی حرکات وسکنات اور گفتگو سے نئے نئے رنگ بھرتی جاتی ہیں۔ اور دوسرا کمال اس میں ترجمہ نگار کا بھی ہے جس نے ان رنگوں کو مدھم نہیں ہونے دیا اور ان کی چمک دمک کو برقرار رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

اس ناول میں جہاں دونوں شخصیات کے درمیان عشق کے تعلق کو بڑی گہرائی کے ساتھ دکھایا گیا ہے وہیں ان جذبات کی عکاسی بھی کی گئی ہے جن کا تعلق انسان کی داخلی کیفیات سے ہے۔

یہ ناول قارئین پہ گہرا اثر چھوڑتا ہے اور کسی روشن چراغ کی طرح انسان کو راستہ دکھاتا ہے۔

اس ناول کا بغور اور مرکوز مطالعہ روحانیت، محبت اور انسانیت کے کئی در وا کرتا ہے اور ہماری زندگیوں کو مثبت انداز میں تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس ناول میں بڑی خوبصورتی سے حقیقت اور تخیل کے امتزاج کو پیش کیا گیا ہے۔

ترجمہ نگار نے اس ناول کو ترجمہ کرتے ہوئے پوری کہانی کو یوں گرفت میں لیا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ ترجمہ کہے یا اصل ہے۔ اور یہی کسی بڑی مترجم کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ تمام کہانی کو یوں بیان کر دے جیسا کہ خود اس نے اپنی ہی زبان میں لکھی ہے۔

"اردو میں اس ناول کا ترجمہ ہما انور نے کیا ہے اور ۔۔۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید اسے لکھا ہی اردو زبان میں گیا ہے۔ اس موضوع سے مترجم کی محبت کا اظہار جگہ جگہ ان کی ہنر مندی میں نظر آتا ہے۔"(10)

محبت کا چالیسواں اصول یہ ہے کہ لمحہِ موجود میں جینا، جو دل کہتا ہے، اس کی بات ماننا۔ محبت آب حیات ہے۔

ناول میں اختتام پہ پہنچتے پہنچتے چالیسواں اصول یہ حقیقت بیان کرتا ہے اور اس اس نتیجے پہ پہنچاتا ہے کہ محبت ہی سب کچھ ہے اور اس کے بغیر ہر ایک کی شخصیت ادھوری ہے۔ (11)

اس ناول میں ایسی محبتوں کو بیان کیا گیا ہے جو کہ خالص ہیں اور جن کی بنیاد میں تصوف پہ رکھی گئی ہے۔ ترجمہ نگار نے تصوف کے حوالے سے تلمیحات اور اصطلاحات کو بھی بہتر انداز میں ترجمہ کیا ہے۔ بلاشبہ یہ ناول جتنا خوبصورت ہے اس کا ترجمہ بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے اور اس میں طبع زاد کہانی کا گماں ہوتا ہے۔ کہیں بھی ایسا نہیں لگتا کہ ترجمے نے کہانی کی روانی کو متاثر کیا ہو۔

حوالہ جات

1-https://jang.com.pk/news/686175

2-جیلانی کامران' پروفیسر، ترجمے کی ضرورت مشمولہ ترجمہ روایت اور فن مرتبہ نثار احمد قریشی،، مقتدرہ قومی زبان، 1985 اسلام آبادء، ص26

3-نثار قریشی' ڈاکٹر (مرتب)، ترجمہ: روایت اور فن، مقتدرہ قومی زبان، 1985 اسلام آباد، ص35

4-کائنات رضوان (مرتب)، ترجمے کی دنیا، کائنات آفسٹ پروسس، 2005ء گورکھپور، ص iv

5-https://www.qalamkar.pk/my-name-is-red/

6-چالیس چراغ عشق کے از نعیم سلہری، https://htvpakistan.com k

7-ڈاکٹر صغری صدف، 29جون 2017ء، محبت کے چالیس اصول، https://jang.com.pk/news/338012

8--https://daanish.pk/19450

9-الطاف فاطمہ: ایلف شفق کے ناول ناموس پہ الطاف فاطمہ کا تبصرہ، -https://www.humsub.com.pk/266893/altaf-fatima-2/

10-https://www.tajziat.com/article/8210

11-ہما انور (مترجم)، چالیس چراغ عشق کے، جمہوری پبلیکیشنز، 2017 لاہور، ص 371